سرحد کی صوبائی اسمبلی سے منظور شدہ شریعت بل اور پیش ہونے والا متوقع حسبہ ایکٹ کا مکمل متن

۳ جون ۲۰۰۳ کو صوبہ سرحد اسمبلی نے شریعت بل کو ایک متفقہ قرارداد کی صورت میں ایوان سے منظور کر کے ایک تاریخ ساز فیصلہ صادر کیا۔ ہم قارئین ''الحق'' اور علمی حلقوں کے افادہ کیلئے یہ تاریخی مسودہ اور پیش ہونے والا متوقع حسبہ ایکٹ من وعن پیش کر رہے ہیں .... (ادارہ)

تمہید:

ہر گاہ کہ اس تمام کائنات میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس ملک خداداد کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں عوام کے منتخب نمائندوں کو اس کے تفویض کردہ اختیارات ایک مقدس امانت ہیں۔

وہر گاہ کہ قرارداد مقاصد کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں سمو کر اسکا مستقل حصہ قرار دیا جا چکا ہے۔

وہر گاہ کہ اسلام کو ملک خداداد پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا جا چکا ہے، بنا بریں تمام مسلمانوں کے لئے واجب ہے کہ وہ قرآن پاک وسنت نبویؐ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں اور اپنے آپ کو مکمل طور پر احکامات خداوندی کا تابع کریں۔

وہر گاہ کہ اسلامی ملک کا ایک بنیادی خاصہ ہے کہ وہ اپنے باشندوں کی عزت نفس، جان، آزادی ودیگر بنیادی حقوق جسکی آئین میں ضمانت دی گئی ہے، کو یقینی بنائے اور انہیں سستا اور فوری انصاف بلاکسی امتیازی سلوک کے مہیا کرے۔

وہر گاہ کہ اسلامی طرز حیات کا تانا بانا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فلسفہ پر قائم ہے۔

وہر گاہ کہ مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کیلئے یہ ضروری ہے کہ ان اقدامات کو آئینی وقانونی تحفظ فراہم کیا جائے

۱۔ **مختصر عنوان، وسعت اور آغاز:**

(۱) اس قانون کو شمال مغربی سرحدی صوبہ شرعی قانون مجریہ ۲۰۰۳ء کے نام سے پکارا جائے گا۔

(۲) اس کا اطلاق پورے شمال مغربی سرحدی صوبہ پر ہوگا۔

(۳) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

(۴) یہ قانون غیر مسلموں کے شخصی قوانین، مذہبی آزادی، رسم ورواج وطرز زندگی پر لاگو نہیں ہوگا۔

۲۔ **شریعت کی تعریف**

اس ایکٹ میں شریعت سے مراد قرآن وسنت میں بیان کردہ یا ان سے اخذ کردہ احکامات ہوں گے۔

۳۔ **شریعت کی بالادستی:**

پورے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں صوبائی دائرہ اختیار کی حد تک شریعت بالادست قانون ہوگا

۴۔ **قوانین کی تشریح وتعبیر**

صوبہ سرحد میں قائم تمام عدالتیں صوبائی دائرہ اختیار میں آنے والے قوانین کی تشریح وتعبیر شریعت کے مطابق کرنے کی پابند ہوں گی۔

وضاحت

(الف) دیگر کسی قانون میں ایک سے زائد تشریح وتعبیر کی گنجائش ہو تو عدالتیں اس تشریح وتعبیر کو اختیار کرنے کی پابند ہوں گی جو شریعت کے مطابق ہو۔

(ب) اگر مذکورہ قوانین کی تشریح وتعبیر میں صرف دو صورتیں ممکن ہوں تو عدالتیں اس تشریح وتعبیر کو اختیار کرنے کے پابند ہوں گی، جو شریعت کے مطابق ہو۔

۵۔ **حکومت اور شہریوں کی طرف سے شرعی احکامات اور اقدار کی پاسداری:**

صوبہ سرحد میں ہر مسلمان شہری شرعی احکامات کا پابند ہوگا اور اس طرح صوبائی حکومت اور اس کے اہلکاران کو شرعی اقدار کا پاسدار بنانے کیلئے قانونی ضوابط مرتب کئے جائیں گے۔ قانون سازی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ کوئی بھی قانون شریعت یا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے متصادم نہ ہو۔

۶۔ **شریعت کی تعلیم اور تربیت:**

صوبائی حکومت شریعت کی تعلیم وتربیت کیلئے درج ذیل سطح پر مناسب قدم اٹھائے گی۔

(الف) صوبے کے زیر انتظام لاء کالجز میں اسلامی فقہ کو نصاب میں شامل کرنا۔

(ب) عربی زبان کی تعلیم اور ترویج

۷۔ **تعلیمی نظام میں شریعت کی عملداری:**

(۱) صوبائی حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اس کا تعلیمی نظام شریعت کی درس وتدریس اسلامی کردار سازی اور اسلامی تربیت کا ضامن ہو۔

(۲) قانون ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر صوبائی حکومت ایک تعلیمی کمیشن مقرر کرے گی، جو علماء تعلیمی ماہرین،

فقہاء اور عوامی نمائندوں پر مشتمل ہوگی اور ان میں سے ایک کو اس کمیشن کا چیئرمین مقرر کیا جائیگا۔

(۳) کمیشن موجودہ تعلیمی نظام کا جائزہ لیگی اور ذیلی دفعہ (۱) میں درج مقاصد کے حصول کیلئے سفارشات پیش کریگی

(۴) کمیشن کی رپورٹ وصول ہونے پر اسے صوبائی اسمبلی میں ضروری قانون سازی کیلئے پیش کیا جائیگا۔

(۵) صوبے کے زیر انتظام تمام ادارے، مقامی حکومتیں اور انتظامی حکام کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے کے پابند ہوں گے اور محکمہ تعلیم، شمال مغربی سرحدی صوبہ کمیشن کے انتظامی امور کا ذمہ دار ہوگا۔

۸۔ <u>معیشت کی اسلامی خطوط پر استواری:</u>

(۱) معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے اور اسلامی معیشت کے اصول و اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے صوبائی حکومت قانون ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر معاشی اصلاحی کمیشن مقرر کرے گی جو ماہرین معاشیات، بنکار، فقہا اور علماء پر مشتمل ہوگی جن میں ایک اس کا چیرمین ہوگا۔

(۲) معاشی اصلاحی کمیشن کے ذمے درج ذیل امور ہوں گے۔

(الف) ان اقدامات کی سفارش جن کے ذریعے معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کیا جاسکے، ان اقدامات میں موجودہ نظام کا قابل عمل متبادل بھی شامل ہوگا۔

(ب) آئین کے مطابق لوگوں کی معاشی اور معاشرتی بہبود کیلئے اقدامات ولائحہ عمل کی نشان دہی۔

(ج) موجودہ مالی قوانین اور قوانین بابت حصولی ٹیکس، انشورنس اور بنکنگ کا اس نقطہ نظر سے جائزہ کہ آیا یہ قوانین شریعت کے مطابق ہیں یا اس سے متصادم اور اگر متصادم ہیں تو انہیں شریعت کے مطابق بنانے کی تجاویز وغیرہ۔

(د) سود کے نظام کا خاتمہ کرنے کے لئے تجاویز اور متبادل انتظامات کی نشاندہی۔

(ر) معاشی اصلاحی کمیشن وقتاً فوقتاً اپنی تجاویز حکومت کو پیش کرے گی جسے اسمبلی میں پیش کیا جائیگا، تمام صوبائی حکومتی ادارے اور حکام کمیشن کے ساتھ تعاون کرتے کے پابند ہوں گے، محکمہ خزانہ کمیشن کے انتظامی امور نمٹانے کا ذمہ دار ہوگا۔

۸۔ <u>ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی کی تشہیر و ترویج:</u>

وہ ذرائع ابلاغ جن تک صوبائی حکومت کی رسائی ہو بشمول اسلام کی تشہیر اور ترویج کے ان مقاصد کے لئے استعمال ہوں گے جو اسلام کی تعلیمات کے خلاف نہ ہوں۔

۱۰۔ <u>جان و مال اور شخصی آزادی کا تحفظ:</u> ہر شہری کی جان و مال، عزت و آبرو اور شخصی آزادی کے تحفظ کیلئے صوبائی حکومت ضروری انتظامی اور قانونی قدم اٹھائے گی جس میں اسلحہ کی نمائش پر پابندی بھی شامل ہوگی۔

۱۱۔ رشوت خوری کا خاتمہ:

صوبائی حکومت رشوت، دھونس، دھاندلی کے خاتمے کے لئے انتظامی احکامات کے ساتھ ساتھ ضروری قانون سازی کرے گی ہم چوں قسم کے جرائم کی روک تھام کے لئے مثالی اور سخت تعزیری سزائیں مقرر کرے گی۔

۱۲۔ سماجی برائیوں کا خاتمہ:

صوبائی حکومت معاشرہ سے سماجی برائیوں کے خاتمہ کیلئے قرآن پاک کے حکم کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کریگی اور اس کی بابت انتظامی احکامات کے ساتھ ساتھ ضروری قانون سازی کرے گی۔

۱۳۔ بے حیائی اور آوارہ گردی کا خاتمہ:

صوبائی حکومت انتظامی احکامات کیساتھ ساتھ قانون سازی کے ذریعے بے حیائی اور آوارہ گردی کا سدباب کرے گی۔

۱۴۔ صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں عدالتی نظام کی اصلاح:

(۱) صوبائی حکومت قانون ہذا کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ایک عدالتی اصلاحی کمیشن مقرر کرے گی جو علماء و فقہا اور قانونی ماہرین پر مشتمل ہوگی جن میں سے ایک اس کا چیرمین ہوگا اور عدالتی اصلاحی کمیشن درج ذیل امور پر سفارشات پیش کرے گی۔

(الف) صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں رائج الوقت قانون کا جائزہ۔

(ب) موجودہ قانون میں موجود نقائص کی نشاندہی اور متبادل تجاویز

(ج) اسلامی ضابطہ دیوانی، اسلامی ضابطہ فوجداری، اور اسلامی قانون شہادت کی تدوین

(۲) عدالتی اصلاحی کمیشن کی سفارشات موصول ہونے پر صوبائی حکومت اسے صوبہ کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں نافذ کرنے کے لئے گورنر صوبہ سرحد کو پیش کرے گی۔

(۳) صوبائی حکومت کے جملہ ادارے اور حکام کمیشن کی معاونت کریں گے اور محکمہ قانون صوبہ سرحد کمیشن کے انتظامی امور نمٹانے کی ذمہ دار ہوگی۔

۱۵۔ اختیار قواعد: صوبائی حکومت ایکٹ ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے قواعد بنائے گی۔

مقاصد و وجوہات

صوبائی حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے دائرہ اختیار کی حد تک اسلامی شریعت کا نفاذ کرے اس لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سال ۱۹۷۳ء کے دائرے میں رہتے ہوئے نفاذ شریعت کیلئے قانون سازی کیلئے مسودہ قانون پیش ہے۔

حسبہ ایکٹ

تمہید:

ہرگاہ کہ اس تمام کائنات میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس ملک خداداد کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں عوام کے منتخب نمائندوں کو اس کے تفویض کردہ اختیارات ایک مقدس امانت ہیں۔

وہرگاہ کہ اسلامی نظام کی ترویج کا تانابانہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے گرد گھومتا اور پروان چڑھتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے علاوہ دیگر اقدامات کے ایک ایسے ادارہ احتساب کا قیام بھی ضروری ہے جو معاشرے کے ہر طبقے بشمول خواتین' اقلیت وکم سن بچوں کے حقوق کی موثر طور پر نگرانی کر سکے اور انہیں معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے ممکنہ برائیوں اور ناانصافیوں سے بچا سکے۔

وہرگاہ کہ یہ بھی ضروری ہے کہ احتساب کے حوالے سے محتسب کے دائرہ اختیار کو سرکاری انتظامیہ ودفاتر تک پھیلایا جائے تاکہ انتظامیہ میں ممکنہ ناہمواریوں' ناانصافیوں' زیادتیوں اور اختیارات کے بے جا استعمال کا ازالہ کیا جاسکے۔لہذا مندرجہ ذیل قانون کا نفاذ کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان' وسعت اور آغاز

(۱) اس قانون کو شمال مغربی سرحدی صوبہ حسبہ ایکٹ مجریہ ۲۰۰۳ء کے نام سے پکارا جائے گا۔

(۲) اس کا اطلاق پورے صوبہ سرحد پر ہوگا۔

(۳) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲: تعریفات: اس ایکٹ میں مذکورہ اصطلاحات کی تعریف (بشرط موافقت سیاق وسباق) درج ذیل ہوگی۔

(۱) ''ایجنسی'' سے مراد محکمہ' کمیشن یا دفتر صوبائی حکومت' کارپوریشن یا کوئی دوسرا ادارہ جو کہ صوبائی حکومت نے قائم کیا ہو یا اس کے زیر کنٹرول ہو لیکن اس میں عدالت عالیہ اور اس کے تحت اور زیر کنٹرول عدالت ہائے داخل نہیں ہوں گے۔البتہ صوبائی اسمبلی اور اس کا سیکرٹریٹ اس میں شامل ہوگا۔

(۲) ''امر بالمعروف'' سے مراد ہے نیکی کا حکم دینے کی ذمہ داری کو پورا کرنا جیسا کہ قرآن حکیم اور سنت نبوی ﷺ میں بیان کیا گیا ہے۔

وضاحت: قانون ہذا کی اغراض کیلئے امر بالمعروف سے مراد ایسے معاملات میں نیکی کا حکم دینا ہے جہاں سوائے قانون ہذا کے تحت مہیا کی گئی صورت کے دادرسی کی کوئی دوسری قانونی' عدالتی یا انتظامی صورت موجود نہ ہو۔

(۳) حسبہ فورس سے مراد وہ فورس ہے جو محتسب کو پولیس فورس سے وقتاً فوقتاً مہیا کی جائے۔

(۴) نہی عن المنکر سے مراد ہے برائی سے روکنے کی ذمہ داری پوری کرنا جیسا کہ قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ میں اس کا تقاضا کیا گیا ہے یا وہ جملہ امور جو قرآن اور سنت کی روشنی میں صوبائی محتسب مشاورتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں وقتاً فوقتاً منظور کرے۔

(۵) بدعنوانی میں ہر وہ فیصلہ' اقدام' اور سفارش اور عمل اور کوتاہی شامل ہوگا جو......

(ا) خلاف قانون' وخلاف قاعدہ' خلاف ضابطہ یا طے شدہ ضابطہ کار کے خلاف ہو لیکن اس میں ایسے فیصلے یا اقدام شامل نہیں ہوں گے جس کے لئے معقول وجوہات موجود ہوں یا نیک نیتی کے تحت صادر کئے گئے ہوں یا اٹھائے گئے ہوں۔

(ب) جانبدارانہ' تکلیف دہ نا معقول' غیر منصفانہ سنگدلانہ اور امتیازی ہو یا

(ج) غیر متعلقہ دلائل پر مبنی ہو یا

(د) قانونی اختیارات کا ناجائز استعمال یا پھر قانونی اختیارات کے استعمال میں غفلت جس کا مقصد ذاتی اغراض کا حصول ہو جیسا کہ رشوت' اقرباء پروری بے جا حمایت اور اختیارات سے تجاوز

(ر) غفلت' بے توجہی' تاخیر' صلاحیت کا فقدان' عدم دلچسپی یا اسی طرح کے دیگر عوامل جو ذمہ داری اور فرائض کی انجام دہی میں روا رکھا گیا ہو۔

(۶) ''دفتر'' سے مراد حسبہ صوبہ سرحد کا دفتر ہے۔

(۷) ''صوبائی مشاورتی کونسل'' سے مراد وہ کونسل ہے جو ایکٹ ہذا کے تحت قائم کی جائے گی۔

(۸) ''صوبہ'' یا ''صوبہ سرحد'' سے مراد شمال مغربی سرحدی صوبہ ہوگا۔

(۹) ''محتسب'' سے مراد صوبائی محتسب اور ضلعی محتسب ہوگا جو ایکٹ ہذا کے تحت مقرر کیا جائے گا۔

(۱۰) ''مقرر کردہ قواعد'' سے مراد ایکٹ ہذا کے تحت بنائے گئے قواعد ہوں گے۔

(۱۱) ''پبلک سرونٹ'' سے مراد دفعہ التعزیرات پاکستان سال (۱۸۸۰ء) میں بیان کردہ اشخاص سے ہے۔

(۱۲) ''سٹاف'' سے مراد ملازم یا دفتر کا کمشنر' منتخب / نامزد شریک کار' مشیر' ماہر' ماتحت' افسر رابطہ افسر وغیرہ ہوگا۔

(۱۳) ''حکومت'' سے مراد حکومت صوبہ سرحد ہوگا۔

(۱۴) ''عالم' دین سے مراد (H-E-C) (ہائر ایجوکیشن کمیشن) سے منظور شدہ وفاق ہائے میں سے کسی وفاق کا شہادۃ العالیہ کا حامل ہونے کے ساتھ کم از کم میٹرک پاس شخص ہے۔

(۱۵) ''ماہر وکیل'' سے مراد وہ شخص ہے جو وکالت کے پیشہ میں دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔

(۱۶) ''صحافی'' سے مراد وہ شخص ہے کہ جو ایم اے جرنلزم ہو یا شعبہ صحافت میں دس سالہ تجربہ رکھتا ہے۔

۳: <u>محتسب کا تقرر:</u>

(۱) صوبہ سرحد کیلئے ایک محتسب ہوگا جس کا تقرر گورنر صوبہ سرحد' وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے مشورے سے کریگا۔

(۲) محتسب وہ شخص ہوگا جو مستند عالم دین اور وفاقی شرعی عدالت کا جج بننے کا اہل ہو۔

(۳) چارج سنبھالنے سے قبل محتسب وزیر اعلیٰ کے روبرو شیڈول میں دیئے گئے حلف نامہ کے مطابق اپنے عہدے کا حلف اٹھائے گا۔

(۴) محتسب جملہ امور کی انجام دہی میں اور اختیارات خود کے استعمال میں آزادی' دیانتداری' اور محنت سے کام لے گا اور صوبہ کے تمام حکام ان کی معاونت کرنے کے پابند ہوں گے۔

۴: <u>میعاد:</u>

(۱) صوبائی محتسب کے عہدہ پر کسی شخص کا تقرر ۴ سال کے لئے ہوگا البتہ مجاز اتھارٹی کو اس مدت میں مزید توسیع کرنے کا اختیار ہوگا۔

(۲) محتسب کسی بھی وقت تحریری استعفیٰ پیش کر کے خود کو فارغ کر سکتا ہے۔

۵: <u>ممانعت</u>

(۱) محتسب اپنی تقرری کے دوران اور کوئی منافع بخش عہدہ یا پیشہ اختیار نہیں کر سکے گا۔

(۲) محتسب اپنی میعاد تقرری کے اختتام سے دو سال کے عرصہ تک قومی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل نہ ہوگا۔

۶: <u>محتسب کے شرائط ملازمت اور تنخواہ وغیرہ</u>

(۱) صوبائی محتسب ان جملہ مراعات' الاؤنسز کا تنخواہ کا حقدار ہوگا جو وفاقی شرعی عدالت کے جج کو حاصل ہیں۔

(۲) محتسب کو ذہنی یا جسمانی معذوری اور بدعنوانی کے ارتکاب کی بناء پر معزول کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں محتسب کو قبل از وقت نوٹس دیا جائے گا۔ اور اگر محتسب اپنی معزولی کی وجوہات کو غلط سمجھتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ عدالت عالیہ سے رجوع کرے جس کی شنوائی عدالت عالیہ پشاور کے ڈویژن بینچ کے روبرو ہوگی اور اگر ایسی سماعت ۹۰ دن کے اندر عمل میں نہ آئے تو محتسب کے خلاف نوٹس معزولی موثر ہو جائے گی۔

(۴) اگر محتسب مذکورہ دفعہ کے ذیلی دفعہ ۳ کے تحت سماعت کی درخواست کرے تو اسی تاریخ سے وہ اپنا فرض منصبی بجالانے سے فوراً رک جائے گا۔

(۵) اگر محتسب کو بدعنوانی کے الزام کے تحت ہٹایا گیا تو وہ کسی سرکاری محکمے میں کم از کم ۴ سال تک ملازمت اور قومی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر بننے کا اہل نہ ہوگا۔

۷: قائم مقام محتسب

(۱) اگر صوبائی محتسب کسی وجہ سے مثلاً رخصت وغیرہ کی بناء پر اپنے دفتر میں حاضر نہ ہو تو مجاز اتھارٹی کسی بھی ضلعی محتسب کو اس کی جگہ قائم مقام صوبائی محتسب مقرر کریگی۔

(۲) اگر صوبائی محتسب کا عہدہ کسی اور وجہ سے خالی ہو تو صوبائی حکومت قائم مقام محتسب مقرر کرے گی۔

۸: سٹاف کی تقرری اور شرائط ملازمت:

(ا) محتسب کے سٹاف ممبران کی شرائط ملازمت اور تنخواہ الاؤنسز حکومت مختص کرے گی۔

(ب) ضلع محتسب جدول ب میں دیئے گئے حلف نامہ کے مطابق صوبائی محتسب کے روبرو اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

۹: محتسب کے اختیارات وفرائض محتسب کسی شخص کی تحریری یا زبانی درخواست و عدالت عالیہ، عدالت عظمی یا کسی بھی عدالت یا صوبائی اسمبلی کے ریفرنس پر یا ازخود نوٹس لیکر:

(ا) کسی بھی ایجنسی یا اس کے اہلکار یا ملازم کے خلاف بدعنوانی کے الزام یا الزامات کی تفتیش کرنے کا مجاز ہوگا۔

(ب) صوبائی سطح پر اسلامی اخلاق اور آداب کی نگرانی کرے گا۔

(ج) صوبائی حکومت کے قاءء کردہ یا اس کے زیر کنٹرول ذرائع ابلاغ کی اس نہج پر نگرانی کرے گا کہ نشریات اسلامی اقدار کے ترویج کے لئے کارآمد ہوں۔

(د) اشخاص، ایجنسی ہائے اور حکام کو جو صوبائی حکومت کے زیر انتظام کام کرتے ہوں خلاف شریعت کام کرنے سے روکنے کے لئے احکامات جاری کرے گا، اور اچھی حکمرانی کی ترغیب دے گا۔

(ذ) ایسی ہدایات اور اصول وضع کرے گا جو اس دفعہ کے تحت کام کرنے والے حکام کی کارکردگی کو موثر بنانے کیلئے ضروری ہو۔

(ر) صوبائی انتظامیہ کے کام کو سہل اور موثر بنانے کے لئے مدد فراہم کرے گا۔ شرائط یہ ہے کہ محتسب اس امر یا امور میں دخل نہ دے گا۔ جو کسی بھی مجاز عدالت میں زیر سماعت ہو یا جو حکومت اور بیرونی حکومتوں اور ایجنسیوں کے معاہدہ وغیرہ سے متعلق ہو اور یا ان امور سے متعلق ہو جو دفاع، بری، بحری، اور ہوائی فوج اور ان کے متعلق قوانین سے وابستہ ہو۔

۱۰: ضابطہ کار اور شہادۃ

(۱) شکایات تحریری طور پر یا زبانی طور پر متاثرہ فرد یا افراد کی جانب سے یا ان کی فوتیدگی کی صورت میں ان کے ورثا کی طرف سے محتسب کے دفتر میں خود محتسب یا متعلق سٹاف ممبر کو دستی طور پر یا بذریعہ ڈاک، ای میل، اور فیکس وغیرہ

سے پہنچایا جائے گا۔

(۲) اگر محتسب کسی معاملہ میں تفتیش کرنا چاہے تو متعلق شکایات کی بابت ایجنسی کے پرنسپل دفتر یا اس کے ذیلی دفتر کو براہ راست نوٹس جاری کرتے ہوئے جوابدہی کا حکم دے گا اور اگر مناسب وقت پر متعلقہ ایجنسی یا اس کے زیر کنٹرول افسر مجاز کی طرف سے جواب موصول نہ ہو تو محتسب از خود تفتیش کا آغاز کرے گا۔ یہ تفتیش غیر رسمی ہوگی تاہم مخصوص حالات میں محتسب کسی بھی ضابطہ کار کو عمل میں لاسکتا ہے محتسب کو اختیار ہوگا کہ وہ بذات خود یا اس کا نامزد کردہ اہل کار متعلقہ ایجنسی کے دفتر کا ریکارڈ چیک کرے بشرطیکہ مملکت کے راز سے متعلق نہ ہو۔ اگر محتسب کسی شکایت پر کسی قسم کی کاروائی مناسب نہیں سمجھتا تو وہ شکایت کنندہ کو اس سے متعلق اطلاع دے گا۔ محتسب کو اختیار ہوگا کہ ایکٹ ہذا میں تفویض شدہ اختیارات کو روبہ عمل لانے کے لئے ضابطہ کار اور طریقہ کار از خود وضع کرے۔

۱۱: نفاذ احکامات

(۱) شکایت پر کاروائی مکمل کرنے کے بعد محتسب کو اختیار ہوگا کہ وہ اس پر عمل درآمد کے لئے متعلقہ محکمہ کے افسر مجاز کو حکم نامہ جاری کرے اور ساتھ ساتھ دوسرے اقدامات جو وہ مناسب سمجھے اٹھائے۔ متعلقہ ایجنسی حکم نامہ میں درج میعاد کے اندر اپنی طرف سے اٹھائے گئے اقدام سے محتسب کو مطلع کرے گا اور حکم عدولی کی صورت میں متعلقہ ایجنسی/ حاکم اہل کار کے خلاف درج ذیل کاروائی ہوگی۔

(ا) حکومت صوبہ سرحد کا ملازمین سے برخاستگی کے قانون مجریہ ۲۰۰۰ء کے تحت مقرر کردہ کوئی ایک یا زائد کاروائی۔

(ب) دوران تفتیش محتسب اور اس کے اہلکار کے ساتھ تعاون نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ حاکم/ اہلکار کے خلاف مداخلت بکار برسر کار کے جرم میں کاروائی۔

(۲) ایکٹ ھذا کے تحت کاروائی کیلئے محتسب کو وہ جملہ اختیارات حاصل ہونگے جو کہ ضابطہ کاروائی کے تحت فریقین کی طلبی انکے بیانات قلمبند کرنے، دستاویزات پیش کرنے، شہادت حاصل کرنے کی بابت عدالت کو حاصل ہیں۔

(۳) اگر محتسب مطمئن ہو کہ زیر بحث شکایت کی بات کسی بھی سرکاری اہل کار نے قابل تعزیر جرم کا ارتکاب کیا ہے یا اس کے خلاف دیوانی مقدمہ قائم ہوسکتا ہے تو متعلقہ ایجنسی کو حسب قانون مذکورہ بالا کاروائی کا حکم دے گا۔

۱۲: دستاویزات تک رسائی: محتسب اور اس کے اہل کار یا حسبہ فورس کا کوئی ممبر تفتیش کی غرض سے اور دستاویزات تک رسائی کیلئے کسی بھی سرکاری دفتر میں داخل ہونے کا مجاز ہوگا اور دوران تفتیش متعلقہ ریکارڈ کا معائنہ اور نقولات حاصل کرنے کا مجاز ہوگا۔ بشرطیکہ محتسب کا مذکورہ اہل کار ریکارڈ سے کوئی دستاویز قبضے میں لینے کی صورت میں رسید حوالہ کرنے کا پابند ہوگا۔

۱۳: توہین محتسب: محتسب کو توہین عدالت کی سزا دینے میں وہ اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ عدالت عالیہ کو حاصل ہیں۔

۱۴: صوبائی مشاورتی کونسل:

(۱) صوبائی محتسب اپنے لئے ایک صوبائی مشاورتی کونسل مقرر کرے گا جس کا وہ خود سربراہ ہوگا جس کی صورت حسب ذیل ہوگی۔

(ا) دو مستند عالم دین (ب) دو سینئر وکلاء (ج) ایک صحافی اور

(د) دو ایسے حکومت کے نمائندے جو بی پی ایس ۲۰ میں تعینات ہوں۔

۱۵: اجلاس مشاورتی کونسل:

(۱) صوبائی محتسب حسب ضرورت کسی بھی امر یا امور میں مشاورت کے لئے صوبائی مشاورتی کونسل کا اجلاس بلائے گا اور اس کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کرے گا۔

۱۶: ضلعی محتسب:

(۱) صوبائی محتسب ایک یا ایک سے زائد ضلعوں کے لئے ضلعی محتسب مقرر کرے گا۔

(۲) صوبائی مشاورتی کونسل کا غیر سرکاری ممبر بننے کی اہلیت کے حامل کسی بھی شخص کو ضلع محتسب مقرر کیا جاسکے گا

(۳) ایک سے زائد اضلاع کے لئے ضلعی محتسب مقرر کرنے کی صورت میں اس کے مرکزی دفتر کا تعین صوبائی محتسب کرے گا۔

۱۷: تفویض اختیارات: محتسب تحریری حکم کے ذریعے اپنے اختیارات تحریر میں مذکور طریقے وشرائط کے مطابق ضلعی محتسب کو منتقل کرنے کا مجاز ہوگا۔

۱۸: ضلعی مشاورتی کونسل:

(۱) ضلعی محتسب اپنی تقرری کے فوراً بعد کم از کم پانچ رکنی ضلعی مشاورتی کونسل قائم کرے گا جس کا سربراہ وہ خود ہوگا ممبران میں سے ایک عالم دین، ایک قانون دان ایک صحافی اور ایک ایسا شخص جو متعلقہ ضلع کا معزز ہو اور اچھی شہرت کا حامل ہو اور ایک ضلعی افسر جو صوبائی حکومت کے زیر کنٹرول ہو۔

(۲) ضلعی مشاورتی کونسل ان امور پر مشورہ دے گی جو اسے وقتاً فوقتاً ضلع محتسب حوالہ کرے گا۔

۱۹: تحصیل محتسب:

ضلعی محتسب، صوبائی محتسب کی اجازت سے حسب ضرورت تحصیل کی سطح پر نمائندہ مقرر کر سکے گا۔

۲۰: ملازم سرکار محتسب اور اس کے اہل کار بشمول حسبہ فورس تعزیرات پاکستان کے دفعہ ۲۱ کے تحت پبلک

سرونٹ تصور ہونگے۔

۲۱: استثناء: کوئی بھی عدالت یا ادارہ محتسب کے حکم یا اس کی کاروائی صحت وعدم صحت کے سوال پر کسی قسم کی مداخلت کا مجاز نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی بھی عدالت اس بابت کوئی حکم امتناعی جاری کر سکے گی۔

۲۲: حسبہ فورس ایکٹ ہذا کے تحت امور کی انجام دہی کیلئے محتسب کو حسب ضرورت پولیس فورس مہیا کی جائیگی۔

۲۳: محتسب کے اختیارات (خصوصی)

دفعہ ۹ کے تحت تفویض شدہ اختیارات کو متاثر کے بغیر محتسب کو درج ذیل اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۱) پبلک مقامات پر اسلام کی اخلاقی اقدار کی پابندی کروانا۔

(۲) تبذیر یا اسراف کی حوصلہ شکنی خصوصاً شادیوں اور اسطرح کے دیگر خاندانی تقریبات کے موقع پر۔

(۳) جہیز دینے میں اسلامی حدود کی پابندی کروانا۔ (۴) گداگری کی حوصلہ شکنی کرنا

(۵) افطار اور تراویح وقت اسلامی شعائر کے احترام اور ادب و آداب کی پابندی کروانا

(۶) عیدین کی نمازوں کے وقت ایسی مساجد کے آس پاس جہاں نماز جمعہ ہو رہی ہو کھیل تماشے اور تجارتی لین دین کی حوصلہ شکنی کرنا۔

(۷) جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ادائیگی اور انتظام میں غفلت کا سد باب کروانا۔

(۸) کم عمر بچوں کو ملازم رکھنے کی حوصلہ شکنی کرنا۔

(۹) غیر متنازعہ مالی دعاوی کے تصفیے میں غیر ضروری تاخیر کو روکنا (۱۰) جانوروں پر ظلم روکنا۔

(۱۱) مساجد کی دیکھ بھال میں غفلت کا سد باب کروانا۔

(۱۲) اذان وفرض نمازوں کے وقت اسلامی شعائر کے احترام وآداب کی پابندی کروانا۔

(۱۳) لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال اور مساجد میں فرقہ ورانہ تقاریر سے روکنا۔

(۱۴) غیر اسلامی معاشرتی آداب کی حوصلہ شکنی کرنا۔

(۱۵) پبلک مقامات پر ناشائستہ رویہ اختیار کرنے سے روکنا۔ (۱۶) آوارہ گردی کا تدارک کروانا

(۱۷) پیشہ ور تعویذ فروشی گنڈے دست شناس اور جادوگری کا سد باب کرنا۔

(۱۸) اقلیتی حقوق کا تحفظ خصوصاً ان کے مذہبی مقامات اور وہ جگہ جہاں مذہبی رسومات ادا کئے جا رہے ہوں کا تقدس ملحوظ رکھنا۔

(۱۹) غیر اسلامی رسومات جس سے خواتین کے حقوق متاثر ہوں خصوصاً غیرت کے نام پر قتل کیخلاف اقدام اٹھانا میراث میں خواتین کو محروم رکھنے کا سد باب رسم "سورہ" کا تدارک کروانا اور خواتین کے شرعی حقوق

کی فراہمی کو یقینی بنانا۔ (۲۰) ناپ تول کی نگرانی اور ملاوٹ کا تدارک کروانا۔

(۲۱) مصنوعی گرانی کا سد باب کروانا۔ (۲۲) سرکاری املاک کی حفاظت کی نگرانی کروانا

(۲۳) سرکاری محکمہ جات میں رشوت ستانی کا تدارک کروانا

(۲۴) سرکاری اہلکار میں عوام کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔ (۲۵) والدین کی نافرمانی پر مواخذہ کرنا۔

(۲۶) کوئی دوسرا امر یا امور جو وقتاً فوقتاً صوبائی مشاورتی کونسل کے مشورہ سے متعین کرے۔

(۲۷) (ا) غیر متنازعہ مالی امور میں متاثرہ فریق کی مناسب دادرسی کرنا۔

(ب) قتل اقدام قتل یا ایسے دیگر جرائم میں جس سے امن وامان میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو متعلقہ فریق یا قبیلوں کے درمیان مصالحت کروانا۔

۲۴: مصالحتی کمیٹی:

(۱) صوبائی محتسب، ضلع محتسب کے مشورہ سے دفعہ ۲۳ کے شق (۲۷) کے تحت امر/ امور کی انجام دہی کے لئے ہر تھانہ کی سطح پر ایک مصالحتی کمیٹی قائم کرے گا جو درج ذیل پانچ ارکان پر مشتمل ہوگی۔

(۱) دو مستند عالم دین (۲) ایک مقامی وکیل (۳) مقامی ایم پی اے کا ایک نمائندہ

(۴) علاقے کا ایک معزز (۵) متعلقہ تھانے کا ایس ایچ او یا اس کا نمائندہ

(۲) صوبائی محتسب، ضلعی محتسب کے مشورہ پر مصالحتی کمیٹی کے ممبران میں سے کسی کو کسی وقت معزول کر سکتا ہے

۲۵: جرم نا قابل دست اندازی پولیس

ایکٹ ہذا کے دفعہ ۲۳ کے تحت امور کی انجام دہی سے متعلق محتسب کے حکم کی خلاف ورزی نا قابل دست اندازی پولیس جرم ہوگا: جس کی سزا (۶) ماہ تک قید اور مبلغ ۲ ہزار روپے تک جرمانہ ہوگی۔

۲۶: اختیارات قواعد:

ایکٹ ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے اور اسے موثر بنانے کے لئے حسب ضرورت وقتاً فوقتاً ایکٹ ہذا سے موافق قواعد مرتب کئے جائیں گے۔

۲۷: بالاتر حیثیت:

ایکٹ ہذا اپنے مضامین (Provisions) کی حد تک مروجہ نافذ العمل کسی بھی قانون سے بالاتر حیثیت کا حامل ہوگا۔

۲۸: ایکٹ ہذا کے نفاذ میں کسی مشکل یا رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے صوبائی حکومت مناسب نوٹیفکیشن جاری کرنے کا مجاز ہوگی۔